فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۱ ہجرت ۱۳۴۱ھش ۲۱ مئی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۹ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے۔ کل حضور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی علالت

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب عرصہ معمود دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور البرٹ وکٹر وارڈ کے کمرہ نمبر ۱ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت و صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے دردمندانہ درخواست ہے کہ آپ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

یورپی ممالک کے احمدیہ مشنوں میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

ہمبورگ، فرانکفورٹ، زیورچ، لنڈن، کوپن ہیگن اور ہیگ میں بھی نماز عید ادا کی گئی

عید کی تقاریب میں یورپ کے نو مسلم احمدیوں کے علاوہ متعدد ملکوں کے مسلمان احباب اور سربرآوردہ حضرات کی شرکت

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۶۲ء مشرق و مغرب کے ممالک میں قائم شدہ احمدیہ مشنوں اور مساجد میں عید الاضحیٰ کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ یورپ کے شہروں میں سے ہمبورگ، فرانکفورٹ، زیورچ، لنڈن، کوپن ہیگن، اوسلو اور ہیگ میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔ جس میں ہر جگہ کے نو مسلم احباب کے علاوہ متعدد ملکوں کے مسلمان احباب اور دیگر سربرآوردہ حضرات نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر منعقدہ استقبالیہ تقاریب میں خاص مہمانوں کی حیثیت سے غیر مسلم زعماء بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور اسلامی تعلیم کی افضلیت ان پر واضح کی گئی۔ مشنوں کی طرف سے عید کی تقریب سے متعلق جو اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

ہمبورگ اور فرانکفورٹ

چوہدری عبداللطیف صاحب امام مسجد احمدیہ ہمبورگ مطلع فرماتے ہیں:۔

"ہمبورگ اور فرانکفورٹ کی احمدیہ مساجد میں عید الاضحیہ کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ نماز عید میں جرمنی کے نو مسلم احمدی احباب کے علاوہ مختلف اسلامی ملکوں کے مسلمان احباب شریک ہوئے نماز عید کے بعد جملہ مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دوپہر کو ایک خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں متعدد نامور شخصیتوں نے شرکت کی۔ پریس نے نماز عید اور تقریب کے متعدد فوٹو لئے۔"

زیورچ (سوئٹزرلینڈ)

مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

"زیورچ کے احمدیہ مشن میں عید الاضحیٰ کی تقریب اہتمام سے منائی گئی"

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

نویں سالانہ تربیتی کلاس کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہو گئی

محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کامیاب ہونیوالے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۱۹ مئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جو پندرہ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۴ مئی سے ربوہ میں شروع ہوئی تھی کل مورخہ ۱۸ مئی کو صبح ۸ بجے کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ کل کلاس کے کامیاب اختتام پر ایک خصوصی تقریب میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے کلاس کے مختلف امتحانات اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور انہیں قیمتی ہدایات اور نصائح فرمائیں۔

مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی یہ نویں سالانہ تربیتی کلاس تھی۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس سال شامل ہونے والے خدام کی تعداد گزشتہ سالوں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

تربیتی کلاس کے کوائف از مجلس مرکزیہ

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور بشارت احمد صاحب بشیر کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی مشترک تقریب

ربوہ ۱۹ مئی۔ کل شام دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں محلہ دار الصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کی طرف سے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق نائب وکیل التبشیر کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی مشترک تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے ادا کئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم منیر الدین حمید اللہ صاحب نے کی۔ از اں بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب صدر محلہ دار الصدر جنوبی نے خطاب کرتے ہوئے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی مشرقی افریقہ سے کامیاب مراجعت پر

(باقی ص ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مئی ۶۲ء

اسلام اور امن

قسط نمبر

اسلام کی الکتاب قرآن مجید نے آغاز ہی میں اعلان کر دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ رب العالمین ہے، اس میں کسی مذہب یا کسی قوم کی تخصیص نہیں ہے خواہ کوئی یہودی ہو یا آریہ - زرتشتی ہو یا دہریہ الغرض کوئی مذہب رکھتا ہو جہاں تک الٰہی فیوض کا تعلق ہے کسی کو کسی پر ترجیح محض اس لئے نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں اللہ تعالےٰ کو مانتا ہے یا اس کا انکار کرتا ہے وہ تو رب العالمین ہے وہ سب کو پرورش کرتا ہے جو نعمتیں اس نے انسان کے لئے بنائی ہیں وہ سب لوگوں کے لئے عام ہیں وہ صرف اسرائیل کا خدا تعالےٰ نہیں اور نہ صرف آریوں کا خدا تعالےٰ ہے وہ صرف مسلمانوں کا بھی خدا نہیں ہے بلکہ ہر انسان کا وہی پالنے والا ہے انسان کیا ہر حیوان ہر جاندار اور بے جان چیزوں کا قیام اسی کی رب العالمینی کی وجہ سے ہے۔ وہ رحمان ہے تو سب کے لئے اور رحیم ہے تو سب کے لئے وہی قیامت کے دن ہر انسان کے اعمال کی جزا سزا دے گا اس دن کسی کی رعایت اس وجہ سے نہیں ہو گی کہ یہ فلاں قوم فلاں قبیلہ یا فلاں گروہ سے تعلق رکھتا ہے اس دن تو صرف اعمال کے پیش نظر فیصلہ کیا جائے گا۔

الغرض امن عالم کے لئے اسلام نے آغاز ہی میں محکم بنیادیں قائم کر دی ہیں اور ایمان لانے والوں کو بتا دیا ہے کہ تم محض اس بات پر فخر نہ کرنے لگنا کہ تم ایمان لے آئے ہو اس لئے تمہارے ساتھ کوئی رعایت کی جائے گی ہر ایک کے اعمال تولے جائیں گے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی ایمان لانے کی بڑی قدر ہے مگر نرا ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی ایمان لانے کا ذکر ہوا ہے ساتھ ہی اعمال صالح کا مطالبہ بھی موجود ہے

الا الذین امنو وعملوا الصلحت فلھم اجر غیر ممنون۔

اس طرح ایمان لانے کے بعد بھی اعمال صالح کے بغیر نجات کا کوئی امکان نہیں ہے ایک شخص جو ایمان تو لے آتا ہے مگر پہلے کی طرح فسق و فجور میں پھنسا رہتا ہے سچ یہ ہے کہ اس کا ایمان لانا بھی بے کار ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی اسلام قبول نہیں کرتا مگر اللہ تعالےٰ پر اور معاد پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی اس کے اعمال کا اس کو اجر ملے گا خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی یا صابی ہی کیوں نہ ہو البتہ پورا اجر ایک اعمال صالح بجا لانے والے مسلمان ہی کو ملتا ہے اور اسلام کو نہ قبول کرنے سے اعمال صالح میں بھی لازماً کمیاں رہ جاتی ہیں یہ الگ بات ہے اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول اور قرآن کریم پر ایمان لایا جائے

ایمان کی جو صفات قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں ان میں سے پہلی کتابوں اور پہلے انبیا علیہم السلام پر ایمان لانا بھی لازمی ہے

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک

یعنی جو لوگ اس پر بھی ایمان لاتے ہیں جو (ہمارے رسول) تجھ پر نازل ہوا ہے اور اس پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تجھ سے پہلے نازل ہوا ہے یہ بین الاقوامی قیام امن کی دوسری بنیادی اینٹ ہے جو قرآن کریم کے آغاز ہی میں بیان کر دی گئی ہے اس کی رو سے ایک مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ نہ صرف قرآن کریم پر ایمان لائے نہ صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے بلکہ تمام پہلی سماوی کتب اور تمام پہلے انبیا علیہم السلام پر بھی ایمان لائے اس طرح ایک مسلمان کسی پہلے نبی یا پہلے الہام سے انکار ہی نہیں کر سکتا کیونکہ ان پر ایمان لائے کے بغیر صرف قرآن کریم اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لانے سے اس کا ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد ذرا ایمان کی اس صفت کی وسعتوں پر غور کیجئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں ہم نے نذیر نہیں بھیجا۔

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر ۲۵)

یعنی کوئی امت نہیں جس میں ہمنے نذیر برپا نہیں کیا

لکل قوم ھاد (رعد ۸)

یعنی ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہوا ہے اس سے واضح ہے کہ ایک مسلمان کے لئے فرض ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو ساری دنیا کے لوگوں کا رب تسلیم کرے اور تمام قوموں کے ہادیوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اس کے لئے خود اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے خود اپنے ایمان کی تکمیل کے لئے لازم ہے کہ وہ تمام اقوام کے پیشوایان مذاہب پر جن کو ہر قوم اللہ تعالےٰ کی طرف سے مانتی ہے اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف مانے اور اس پر ایمان لائے البتہ وہ ان باتوں کو نہ مانے جو مختلف اقوام نے اپنے انبیا علیہم السلام کے نام کے ساتھ شرک کا پیوند لگا دیا ہے مثلاً ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لائے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا رسول ہے مگر موجودہ عیسائیت نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو الوہیت کا درجہ دیا ہے اس سے انکار کرے اسی طرح حضرت کرشن علیہ السلام پر بطور نبی اللہ ایمان لانا چاہئے مگر آپ کو آپ کی قوم نے جو خدائی کا درجہ دیا ہے اس سے انکار کرے۔ حضرت رام علیہ السلام حضرت زرتشت علیہ السلام حضرت کنفیوشس علیہ السلام۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کی قوموں نے اللہ تعالےٰ کا فرستادہ مانا ہے اگرچہ انھوں نے بعد میں جہالت سے انکو مشرکانہ صفات بھی دے دیں ایسی شرکانہ صفات سے انکار کرنا لازم ہے تاہم ان کی تکریم و تعظیم ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم میں تمام نبیوں کا ذکر نہیں آیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے خود بتایا ہے بہت سے انبیا علیہم السلام کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے، تاہم اللہ تعالےٰ نے

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

فرما کر ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ دوسری اقوام میں بھی رسول نازل ہوتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کو انکی قومیں اپنا پیشوا مانتی چلی آئی ہیں خواہ عیسائیوں کی طرح انھوں نے ان کے نام کے ساتھ مشرکانہ باتیں ہی کیوں نہ لگا دی ہوں اس سے ان کو نبی اللہ تسلیم کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

الغرض ایک مسلمان کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام اقوام کے پیشوایان مذاہب کی تکریم و تعظیم کرے خواہ وہ ان کو نبی اللہ مانے یا نہ مانے اس طرح تمام دنیا کی اقوام اور مذاہب سے اچھا سلوک کرنے کا اس سے بڑھ کر اور کیا اصول ہو سکتا ہے۔ اسلام مسلمانوں کو یہی تعلیم دیتا ہے کوئی مسلمان دوسرے مذہب کے پیشوا کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال نہیں کر سکتا البتہ اگر کسی قوم نے اپنے پیشوا کا حلیہ ہی بدل دیا ہو اور اس کو بجائے فرستادہ حق کے خود خدا ہی بنا دیا ہو اور اس کے ذمہ ایسی باتیں لگا دی ہوں جو ایک بندۂ حق کے لئے زیبا نہیں تو بعض وقت محض الزامی طور پر ایسے لوگوں کے متعلق کچھ کہا گیا تو اس سے اصلی بزرگ کی ہرگز توہین نہیں ہوتی کیونکہ اگر وہ خود بھی موجود ہوتا تو وہ ان باتوں سے انکار کرتا حقیقت یہ ہے کہ وہ بزرگ تو جھوٹے نہیں تھے مگر ان کے ماننے والوں نے ان کو جھوٹا بنانے کی کوشش کی ہے مسلمان کیلئے حسن ظن ہی زیبا ہے انھوں نے ان کو مقدس بشر نہیں بلکہ ایک پتھر کا بت بنا کر اور اپنی منہ مانگی صفات ان پر لاد دی ہیں ایسی صفات کا انکار کرنا اور بات ہے البتہ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ مخالفین کے بتوں کو بھی برا مت کہو اور کہ ان کی طرف سے دشمنی کا اظہار بھی ہو تو پھر بھی ان کے ساتھ انصاف کرو ان کا کوئی حق نہ مارو قرآن کریم نے یہیں بس نہیں کی بلکہ اس نے صاف صاف لفظوں میں صلح و امن کا چارٹر صرف چار الفاظ میں دے دیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

دین میں کوئی جبر نہیں ہے اس کے معنے ہیں کہ دوسرے مذاہب والوں سے ایسا سلوک ہرگز نہیں ہونا چاہئیے کہ دوسرے اس کو جبر سمجھ کر اسلام قبول کریں اللہ تعالےٰ جبر کا ذرا سا شائبہ بھی منظور نہیں کرتا ایک مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ دوسروں سے سلوک کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ دوسرے مذاہب والوں سے کوئی بے انصافی نہ ہو جائے اور کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس کو دوسرا جبر سمجھ کر صرف اس جبر کی وجہ سے اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے ایسے ایمان کی اللہ تعالےٰ کو قطعاً ضرورت نہیں ہے اسی طرح قرآن کریم میں بیان ہوا ہے کہ دوسری اقوام سے جو معاہدہ کیا جائے اس کو پورا کیا جائے یہ صرف چند باتیں ہیں جو ہمنے بیان کی ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں غیر قوموں کے ساتھ سلوک کے متعلق تقریباً ہر پہلو سے ایسی رہنمائی دی گئی ہے جس سے امن عالم کو تقویت پہنچے چنانچہ قرآن کریم کے نزدیک فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے اور فساد کو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ بات بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اگر دوسروں کی شرارتوں کی وجہ سے جنگ ناگزیر بھی ہو جائے تو صرف اسی قدر سختی کی اجازت ہے جس قدر دشمن کی طرف سے ہوئی ہے اس سے ایک قدم بھی آگے جانا ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ جنگ ایک فتنہ ہی تو ہے جو اللہ تعالےٰ کو نامرغوب ہے اللہ تعالےٰ تو بس امن کی فضا چاہتا ہے اور مسلمان کو ہر قیمت پر چاہیئے کہ دنیا میں امن کی فضا قائم کرے۔ اور قائم رکھے۔

اسلام نے صرف خواہشات کی حد تک ہی اس امر کو محدود نہیں رکھا بلکہ جیسا کہ اوپر کے مختصر بیان سے معلوم ہوگا اللہ تعالےٰ نے امن کے قیام کے لئے ذرائع بھی بتائے ہیں دوسرے مذاہب کی تعلیمات میں بھی بے شک جنگ و جدل اور باہمی نزاعات کو پسندیدہ نہیں سمجھا گیا مگر اسلام نے جس تفصیل سے اس مسئلہ کو پیش کیا ہے اور جو ذرائع کا بیان کیا ہے اس کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔

آج دنیا کو امن کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے بڑی مجالس برپا کی جاتی ہیں جو امن کے قیام کے لئے تجاویز سوچ رہی ہیں۔ ان میں سے شاید سب سے بڑی کوشش وہ ہے جو چند مغربی دانا عالمی حکومت کے متعلق کر رہے ہیں ہمیں اس مقصد پر کوئی اعتراض نہیں ہے تاہم اتنا واضح ہے کہ جب تک بڑی بڑی اقوام رب عالمین پر جو رحمٰن الرحیم اور مالک یوم الدین ہے ایمان نہ لائیں اور لا اکراہ فی الدین

(باقی صفحہ ۴ پر)

مقامِ خاتم النبیینؐ کی عظمت

از مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم۔اے۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۴

خاتم بمعنی مُہر

مضمون کے آغاز میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ جملہ خاتم النبیین سیاق کلام کے لحاظ سے منفی مفہوم نہیں رکھتا۔ اور اس کے معنی نبیوں کے بند کرنے والا یا ختم کرنے والا بیان کرنا سراسر غلط ہے۔ اس لئے اس کے ان معانی پر ہی غور کرنا چاہیئے۔ جو اپنے اندر مثبت مفہوم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ لغت سے ثابت ہے خاتم کا معنی مہر ہے۔ یعنی ما یختم بہ وہ آلہ جس سے کسی دوسری چیز پر نشان لگایا جائے۔ مہر کا کام یہ ہے کہ جس چیز پر وہ لگائی جاتی ہے۔ اس پر اپنے نقوش منتقل کر دیتی ہے۔ گویا اس طرح وہ نقوش جو مہر میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔ اس چیز پر ہو بہو نمایاں ہو جاتے ہیں۔

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ دنیا میں مہر کا طریقہ اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ جعل سازی کا امکان کم سے کم تر ہو جائے۔ مثلاً ایک پوسٹ کارڈ ہے۔ لیکن اگر اس پر کارڈوں والی مہر چسپاں نہیں جو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے تو کیا وہ کارڈ استعمال ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ خواہ پوسٹ مین کو تین پیسے نقد دے ہی دیئے جائیں چونکہ اس طرح غبن کا اندیشہ تھا۔ اس لئے گورنمنٹ نے کارڈوں کے لئے مہر تجویز کی کہ جس کارڈ پر وہ نشان ہو۔ صرف وہی کارڈ بغیر کسی روکاوٹ کے مکتوب الیہ کے پاس پہونچ سکتا ہے۔

اسی طرح مہر کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے بادشاہوں کے مکاتیب کی مہر پر غور کرنا چاہیئے۔ بادشاہ اپنے پاس ایک مہر رکھتے ہیں جو ان کے مراسلات پر لگائی جاتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی مراسلہ شاہی مراسلہ نہیں سمجھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے مراسلات پر لگانے کے لئے ایک مہر بنوانی پڑی۔ جو ہمیشہ آپ کے پاس رہتی تھی۔ جب کوئی مراسلہ کسی بادشاہ کو بھیجنا ہوتا۔ آپ اس پر اس مہر کا نشان لگا دیتے تھے۔

اسی طرح خدا تعالےٰ نے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کی مہر بنایا ہے یعنی جس طرح مراسلات کی مہر کے نقش کے بغیر کوئی مراسلہ صحیح شاہی مراسلہ نہیں سمجھا جا سکتا اسی طرح آپ کے خاتم النبیین بننے کے بعد وہ آدمی بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں سمجھا جائے گا۔ جس پر آپ کی مہر نہ لگی ہو۔

مہر جتنی اہم ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ تاکہ اس کی کوئی نقل نہ اڑا سکے۔ یا اس کے نقوش کو خراب نہ کر سکے۔ یا اسے بالکل ہی ضائع نہ کر دے۔ نیز ایسی اہم مہر کو نہایت احتیاط کے ساتھ صرف اہم مواقع پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ گویا اس قسم کی مہر کو (ا) صرف ایسے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جو انتہاء درجے کا اہم ہو۔

نیز (ب) جس پر اس مہر کا نشان لگایا جاتا ہے وہ بھی اہم ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ہر لحاظ سے آپ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

واللّٰہ یعصمک من الناس

یعنی خدا تعالےٰ لوگوں کی نقصان رسانی سے آپ کی حفاظت کرے گا۔ اس سے مراد صرف آپ کی ظاہری زندگی کی حفاظت نہیں بلکہ آپ کی روحانی زندگی کی حفاظت بھی اس وعدہ میں شامل ہے۔ اسی لئے آپ کی شریعت یعنی قرآن شریف کے متعلق خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

پس آپ کی شریعت آپ کی روحانیت بلکہ جو کچھ بھی خدا تعالےٰ نے رسالت و نبوت کے لحاظ سے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ ان سب کی حفاظت اس وعدہ میں شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وہ رسول ہیں۔ جو روحانی لحاظ سے قیامت تک زندہ رہیں گے کیونکہ خدا تعالےٰ نے آپ کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ جو وجود آپ کی مہر کا نقش حاصل کرے گا۔ وہ بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہوگا۔ جو لوگ ایسے وجود کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں ؎

مقام او مبیں از راہِ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

امت محمدیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو کمالات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ جوں جوں زیادہ اہمیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ توں توں ان مقامات کو حاصل کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ اسی لئے امت محمدیہ میں عام صالحین کی تعداد زیادہ ہے۔ ان سے کم تعداد شہداء کی ہے۔ اور ان سے کم صدیقوں کی تعداد ہے۔ مگر نبیوں کی تعداد اقل ترین ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی بنائی ہوئی مہر نبوت کی عظمت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ اس کے اثرات کو نہایت ہی سخت ضرورت کے وقت ظاہر کیا جائے۔ یہی نکتہ ہے کہ اس چودہ سو سال کے عرصہ میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔

شریعت اسلامیہ اور سابق شرائع میں فرق

مہر نبوت کی بحث کے سلسلہ میں اس شبہ کا ازالہ ضروری ہے۔ جو بہت سے لوگوں کے دلوں میں بطور عقیدہ موجود ہے کہ انبیاءؑ بلا واسطہ خدا تعالےٰ خود بناتا ہے۔ اور وہ کسی دوسرے نبی کے متبع نہیں ہو سکتے۔

یہ شبہ قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ اور اس شبہ کے جڑ پکڑنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ چونکہ پہلی شرائع میں دو نقائص تھے۔ ایک تو وہ ناقص تھیں۔ دوسرے ان کے ذریعہ جو روحانی تبدیلی پیدا ہوتی تھی۔ وہ زمانی اور مکانی لحاظ سے محدود ہوتی تھی۔ اس لئے ان شرائع کے ان نقائص کی وجہ سے

(ا) وہ امتیں جلد بگڑ جاتی تھیں۔

نیز (ب) ان کی پیروی سے قرآن کے افراد مکمل مقام روحانیت یعنی نبوت حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

پس ان دونوں نقائص کی وجہ سے ان امتوں میں رسول جلد جلد ارسال کئے جاتے تھے۔ اور خدا تعالےٰ ان افراد کو جنہیں وہ رسول بنانا چاہتا تھا براہ راست تربیت دیکر نبی بناتا تھا۔ اور شریعت کے نقص کی وجہ سے جو کمی رہ جاتی تھی اپنے فضل سے اسے خود پورا کر دیتا تھا۔ مگر لوگوں نے اس حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے یہ نتیجہ نکال لیا۔ کہ خدا تعالےٰ کا قانون ہمیشہ کے لئے یہی ہے۔ کہ وہ نبی براہ راست بناتا ہے۔

پس اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پہلے انبیاء کا براہ راست نبی بننا صرف اس وجہ سے تھا۔ کہ وہ شرائع ناقص تھیں۔ اس سے عوام و خواص نے غلط فہمی سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ نبوت صرف براہ راست مل سکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بننے اور کامل شریعت ملنے تک تو یہ قاعدہ درست تھا۔ لیکن اب آپ کے صاحب خاتم اور صاحب شریعت کاملہ ہونے کی وجہ سے تکمیل کی حد روحانی یعنی نبوت کا مقام بھی آپ کی اطاعت سے مل سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح باقی مقام آپ کی اتباع سے مل سکتے ہیں۔ جیسے فرمایا خدا تعالےٰ نے کہ:۔

ومن یطع اللّٰہ والرسول
فاولٰئک مع الذین
انعم اللّٰہ علیہم من
النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین

پہلے رسولوں کی اتباع سے صرف صدیق شہید اور صالح بن سکتے تھے۔ کیونکہ ان کی شرائع ناقص تھیں۔ اور اسی لئے وہ

بیاہ شادی کے اخراجات

ہر شخص حسب توفیق اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ان احباب کو بھی یاد رکھیئے جو الفضل منگوانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے نام روزانہ اخبار یا کم از کم خطبہ نمبر جاری کروا کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے

(مینیجر)

خاتم النبیین نہ تھے لیکن اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامل شریعت کے حامل ہیں اور اسی لئے وہ خاتم النبیین بھی ہیں پس روحانی ترقی کا انتہائی مقام یعنی مقام نبوت اب آپ کی پیروی سے حاصل ہو سکتا ہے سبحان اللہ اس نبی کی کیسی بلند شان ہے :۔

اللھم صلے علی محمد
وعلی ال محمد وبارك
وسلم انك حمید مجید

خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اس نکتہ کی وضاحت کر دی ہے جو آیت مقام نبوت کے براہ راست حاصل ہونے کے پیش کی جاتی ہے۔ وہ آیت

وما ارسلنا من رسول
الا لیطاع باذن اللہ (سورہ نساء)

ہے یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ خدا کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ رسول وہ ہے جس کی اطاعت کی جائے اور وہ کسی کی اطاعت نہیں کرتا اگرچہ اس آیت کا مفہوم وہ نہیں جو عام طور پر لیا جاتا ہے تاہم اگر ان کے اس استدلال کو درست بھی سمجھا جائے تو بھی اس کا یہی مفہوم ہوگا کہ یہ قانون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے زمانہ کے لئے تھا کیونکہ اس آیت کے تسلسل میں ہی دو تین آیات کے بعد یہ آیت ہے جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے یعنی

ومن یطع اللہ والرسول
فاولئك مع الذین انعم
اللہ علیھم من النبیین
والصدیقین والشھداء
والصلحین وحسن اولئك
رفیقا ۝
ذلك الفضل من اللہ
وکفی باللہ علیما ،
(سورہ نساء رکوع ۹)

اس آیت میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے اور مقامات روحانی کے علاوہ مقام نبوت بھی ملسکتا ہے پس یہ آپ کی خصوصیت ہے جس سے پہلے انبیاء محروم ہیں اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ذلك الفضل من اللہ کہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جو آپ کی امت پر کیا گیا اور یہ بات یونہی اتفاقیہ نہیں بلکہ وکفی باللہ علیما اللہ تعالےٰ کے علم میں یونہی تھا۔

نکتہ

یہ عجیب بات ہے کہ خاتم النبیین والی آیت کے آخر میں بھی وکان اللہ بکل شئ علیما آیا ہے دونوں جگہ پر خدا تعالےٰ نے اپنی صفت علم کو پیش کر کے واضح کیا ہے کہ خاتم النبیین اور رسول اللہ کی اتباع کے نتائج اتفاقی نہیں بلکہ دونوں خدا تعالےٰ کے علم کے زیر اثر ہیں۔

خدا تعالےٰ اسی آیت میں نہایت وضاحت سے ان لوگوں کے شبہ کا ازالہ کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ نبوت چونکہ فضل سے ملتی ہے اس لئے کسی سابق رسول کی اتباع سے نہیں مل سکتی خدا تعالےٰ نے آنحضرت کی اتباع کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ ذلك الفضل من اللہ یعنی یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوت کا حصول بھی اس کا فضل محض ہے واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا بلند مقام عطا فرمانا خدا تعالیٰ کا فضل محض ہے پھر کسی کو آپ کی ایسی مکمل اطاعت کی توفیق دینا جس سے مقام نبوت حاصل ہو سکے وہ بھی اس کا فضل محض ہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت

جملہ رسول اللہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابوت روحانی کو ثابت کیا گیا ہے اسی طرح جملہ خاتم النبیین میں بھی آپ کی ابوت روحانی کا اثبات ہے مگر اور رنگ میں خاتم یعنی مہر کو صفات دوگونہ حاصل ہوتی ہیں ایک یہ کہ اس میں ایک خاص نقش موجود ہوتا ہے دوسرے یہ کہ حسب ضرورت وہ نقش دوسری جگہ منتقل ہو سکتا ہے مگر اس دوسرے نقش کو یہ صفت حاصل نہیں کہ وہ مہر کے نقش کی طرح دوسرے مقام پر منتقل ہو سکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جتنے انبیاء ہیں وہ مقام نبوت کے حامل ہیں لیکن ان کی رسالت ایک ایسے نقش کی طرح ہے جو دوسری جگہ منتقل نہیں ہو سکتا اور یہ خوبی صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

مختلف الفاظ کو سن کر مختلف تصورات دماغ میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً بادشاہ کا لفظ سن کر دو بڑے تصورات کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے ایک اس کی عظمت شان اور دوسرے رعایا پر اس کے اچھے یا برے اثرات اسی طرح خاتم کے لفظ کو سن کر دو بڑے تصورات پیدا ہوتے ہیں ایک تو خاتم کی ذات میں نقوش کا ہونا دوسرے ان نقوش کا دوسری جگہ منتقل ہو سکنا۔ والد کا لفظ سن کر دو بڑے تصورات پیدا ہوتے ہیں ایک تو مکمل بالغ مرد کا تصور دوسرے اس کا صاحب اولاد ہونا۔

خدا تعالےٰ نے آیت خاتم النبیین کے پہلے حصے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد کی نفی کر کے دوسرے حصہ میں ولکن کے بعد روحانی لحاظ سے اس کا اثبات کیا ہے لیکن ابوت کے لفظ کی بجائے خاتمیت کا لفظ استعمال فرمایا ہے افادہ کے لحاظ سے ان دونوں میں باریک فرق ہے باپ بھی اپنے اثرات وخواص وغیرہ بیٹے میں منتقل کرتا ہے اسی لئے کہا گیا ہے الولد سر لابیه جتنے جتنے باپ کے خواص بیٹے میں نمایاں ہوں گے اتنا ہی وہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوگا لیکن ایسا شاذونادر ہی ہوتا ہے کہ بیٹے میں باپ کی ساری صفات کا ظہور ہو لیکن مہر میں ایسا نہیں ہوتا جب وہ لگائی جاتی ہے تو اس کے نقوش مکمل طور پر دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں خدا تعالےٰ نے اسی لئے ابوت کی بجائے خاتم کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ آپ ایسے باپ ہیں کہ آپ کا روحانی بیٹا آپ کے مکمل نقوش کو مکمل طور پر قبول کریگا اور وہ آپ سے روحانی لحاظ سے مکمل طور پرمشابہ ہوگا اور ہوبہو آپ کی ہی تصویر ہوگا ابوت اور ابنیت کا اس قدر بلند مقام ابوت کے لفظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے خدا تعالےٰ نے اس کی بجائے لفظ خاتم کو رکھا تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال پورے طور پر بیان ہو سکے۔

خدا تعالےٰ نے خاتم النبیین والی آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت اناث کی نفی نہیں کی بلکہ ابوت رجال کی نفی کی ہے کیونکہ آپ کی اولاد اناث موجود تھی جو صاحب اولاد بھی ہوئی مثلاً حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ اسی لئے جسمانی لحاظ سے ابوت رجال کی نفی کا ذکر کر کے ولکن کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابوت رجال کا روحانی لحاظ سے اثبات کیا گیا ہے یعنی بتایا گیا ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسمانی لحاظ سے عورتوں کے باپ ہیں مردوں کے باپ نہیں لیکن روحانی لحاظ سے آپ عورتوں کے باپ بھی ہیں اور مردوں کے بھی باپ ہیں رسول اللہ ۔ ۔ ۔ کے لفظ سے عورتوں کے باپ ہونے کی طرف اشارہ ہے خاتم النبیین میں مردوں کے باپ ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ رسول سے حاصل ہونے والے مقامات وہ مقامات ہیں جو عورتوں کو بھی حاصل ہوتے ہیں اور مردوں کو بھی یعنی عورتیں بھی صدیق، شہید اور صالح بن سکتی ہیں اور بنتی رہی ہیں چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ تھیں جس طرح آپ کے والد صدیق تھے پس کوئی ایسا مقام ہونا چاہیئے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رجال روحانی کے باپ ہونے کا اثبات ہو سکے رجال روحانی کا حقیقی مقام جس میں عورتیں شامل نہیں ہو سکتیں مقام نبوت ہے جو صرف مردوں کو حاصل ہو سکتا ہے عورتوں کو حاصل نہیں ہو سکتا چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ :۔

وما ارسلنا قبلك الا رجالا
نوحی الیھم فسئلوا اھل
الذکر ان کنتم لا تعلمون
(سورہ انبیاء رکوع)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے رسول بھیجے رسول بھیجے گئے ہیں وہ سب مرد ہی تھے اگر تمہیں معلوم نہیں تو اہل کتاب سے پوچھ لو کہ مرد ہی رسول اور نبی بنا کرتے ہیں پس ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے زیر اثر کوئی نبی بن سکے تاکہ آپ کے روحانی طور پر مردوں کے باپ ہونے کا واضح ثبوت مل سکے۔ کیونکہ بیٹا ہی باپ کی سب صفات کو کماحقہ ظاہر کر سکتا ہے بیٹی نہیں کر سکتی جو لفظ خاتم کا منشا ہے

(باقی)

بقیہ لیڈر

کا اصول دل سے تسلیم نہ کریں اور جو امن عالم کے قیام کے لئے ان ذرائع کو استعمال نہ کریں جن کی نشاندہی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کی ہے۔ اس وقت تک امن عالم کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا اس لئے مسلمانوں کا عموماً اور احمدیوں کا خصوصاً یہ فرض ہے کہ وہ اونچی سطح پر اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پیش کریں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ امانت انہی کو سونپی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حتی الوسع اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ الحمد للہ

بقیہ صفحہ اوّل :۔

استقبال والوداع کی مشترکہ تقریب

اہل محلہ کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے "اھلا وسھلا ومرحبا" کہا اور مکرم بشارت احمد صاحب بشیر کو جو اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے سیرالیون تشریف لے جا رہے ہیں الوداع کہا اور ہر دو مجاہدین کی خدمات سلسلہ کو سراہا ہر دو کی جوابی تقاریر کے بعد جو شکریہ اور درخواست دعا پر مشتمل تھیں صاحب صدر نے اپنی مختصر تقریر میں فی زمانہ تبلیغ اسلام کی اہمیت پر زور دیا اس کے بعد یہ بابرکت تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی جو صاحب صدر نے کرائی۔

آم کے درخت کی حفاظت

جس طرح انسانی جسم کو گرمی سردی سے حفاظت کی ضرورت ہے بالکل اسی طرح کثیر المنفعت آم کے درخت کی حفاظت ضروری ہے مئی جون کی گرمی کی شدت سے درخت کی چھال پھٹ جاتی ہے تنوں کو دھوپ سے بچانے کے لئے ان پر چونے کی سفیدی کریں۔ (نظامت زراعت)

اعلان ولادت

مورخہ ۲۶ ؍ ۳ ؍ ۶۲ء بروز سوموار اللہ تعالےٰ نے محترم شیخ عبد اللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود شیخ رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے والد اور دادا جان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین۔ والسلام سعید احمد خان نائب قائد ضلع لائلپور معرفت غفور کلاتھ ہاؤس گول بازار لائل پور۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید بعارضہ پیچش بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

۲۔ محترم بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ماسٹر کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بعارضہ کینسر بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں اب پہلے سے کوافاقہ ہے احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی کے

تربیتی اجتماع کی مختصر روئداد

جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی کے عہدیداران کا سہ روزہ تربیتی اجتماع بتاریخ ۴ مئی ۶۳ء بعد نماز جمعہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا۔ اس خالص دینی اور تربیتی اجتماع میں جماعت احمدیہ شہر راولپنڈی کے عہدیداران کے علاوہ جماعتہائے احمدیہ واہ۔ گوجرخان۔ جہلم۔ محمودہ اور مری کے نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ نیز مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کے عہدیداران بھی شامل ہوئے۔ ضلع راولپنڈی کے عہدیداران کے علاوہ جماعتہائے احمدیہ جہلم پشاور۔ نوشہرہ اور ایبٹ آباد سے بھی احباب جماعت تشریف لائے۔ اس مبارک اجتماع میں جن بزرگان۔ علماء کرام۔ ناظر اور وکلاء صاحبان نے مرکز سے تشریف لاکر اپنے مواعظ حسنہ سے نوازا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد
۲۔ " صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
۳۔ " مولانا ابو العطاء صاحب فاضل
۴۔ " میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال
۵۔ " الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید
۶۔ " مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری
۷۔ " مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر

افتتاحی اجلاس:۔ یہ اجلاس مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم رشید احمد صاحب بھٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم "نونہالان جماعت سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام جو آپ نے اس اجتماع کے لئے بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا دوسرا روح پرور پیغام جو ازراہ شفقت آپ نے مرکز سے تشریف لانے والے وفد کے ہاتھ بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔ نیز حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا پیغام بھی جو آپ نے خاص طور پر اس اجتماع کے لئے بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا گیا۔ ان پیغامات کے پڑھے جانے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے دلسوز پیرائے میں دعاؤں اور غور و فکر کی عادت ڈالنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے وضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی راہ اتباع رسول ہے اور اس زمانہ کا مقبول ترین مجاہدہ خدمت دین ہے۔ اس وقت یہی امور ہیں۔ جن سے نجات اور فلاح حاصل ہو سکتی ہے آپ نے دعا پر اپنے خطاب کو ختم کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ذکر حبیب پر تقریر دلنشیں کے ریکارڈ کا کچھ حصہ سنایا گیا۔ جس پر اس اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

تھوڑے سے وقفہ کے بعد درس قرآن مجید شروع ہوا جو مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ایک گھنٹہ تک دیا۔ درس کے بعد مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ نماز مغرب کے بعد درس حدیث مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے دیا۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے بڑے دلنشین پیرائے میں خلافت کی اہمیت پر تقریر فرمائی اور نظام خلافت کی دس چیدہ چیدہ برکات بیان کرتے ہوئے احباب کو تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے ہمیشہ اس سے وابستہ رہیں۔ اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس کے بعد نماز عشاء ہوئی۔ جس پر پہلے دن کی یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماع کا دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد نے تفسیر کبیر میں سے درس دیا۔ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مجلس مذاکرہ کا دلچسپ پروگرام ہوا۔ جس میں حاضرین نے مختلف سوالات کئے۔ اور علماء کرام اور ناظر صاحب بیت المال نے ان کے جوابات دئے۔ سلسلہ کے مفاد کے لئے بعض اہم تجاویز بھی پیش کی گئیں۔ اس بابرکت مجلس کے دوران ایک غیر مبائع دوست مکرم سعید احمد صاحب نے مبائعین کی جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو استقامت بخشے آمین۔ نماز عصر کے بعد دوسرا اجلاس ہوا جس میں قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے سنہری کارناموں پر تقریر فرمائی جس کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کے سنہری کارنامے کے موضوع پر تقریر فرمائی نماز مغرب اور درس ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کے بعد مکرم ناظر صاحب بیت المال نے سلسلہ احمدیہ کا مالی نظام اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر ایک ٹھوس تقریر فرمائی۔ مختلف چندہ جات کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نماز عشاء کے بعد دوسرے دن کی کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجتماع کا تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز حسب معمول باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی پشاور نے قرآن مجید کا درس دیا اور بڑے لطیف پیرائے میں پیشگوئی مصلح موعود کا قرآن مجید سے استدلال کیا۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی تلاوت قرآن مجید سے ۸ بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے ڈیڑھ گھنٹہ تک مجلس مذاکرہ کا پروگرام تھا۔ جس میں احباب جماعت کے مختلف سوالوں کے علماء کرام نے جوابات دئے۔ اس کے بعد مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے نظام ہائے سلسلہ کا تعارف کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی بہتری و بہبودی کے لئے کیا اعلیٰ نظام قائم فرمایا ہے۔ آپ نے تلقین فرمائی کہ احباب نظامہائے سلسلہ سے وابستگی پیدا کرکے برکات حاصل کریں۔ اس کے بعد مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے مقامی عہدیداران کے فرائض پر تقریر فرمائی اور جملہ عہدیداران کو مرکز سے وابستگی، اپنے اعمال کے لحاظ سے نمونہ بننے اور اپنے جملہ فرائض پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی نے اخوت باہمی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنا عیال کہا ہے۔ لہٰذا ہمیں ایک گھر کی طرح اپنے دوسرے بھائیوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ قرآن مجید اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور صحابہ کرامؓ کے نمونے پیش کرتے ہوئے آپ نے تلقین فرمائی کہ احباب کو اخوت باہمی پر خاص زور دینا چاہیئے۔ آپ کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے اصلاح و ارشاد اور جماعت کی ذمہ داری کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ سلسلہ عالیہ کے قیام کی غرض اشاعت دین اور قیام شریعت ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم میں سے ہر ایک اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنے کی سعی کرے

آخری تقریر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے فرمائی اور احباب کو عموماً اور جملہ عہدیداران کو خصوصاً تحریک فرمائی کہ تحریک جدید کے وعدوں میں اضافہ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ دفتر اول کا وعدہ کم از کم ۲۰ فی صدی اور دفتر دوم کا ۵ فیصدی ماہوار آمد کا ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد امیر ضلع راولپنڈی مکرم میاں محمود احمد صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً مرکز کا اور علمائے کرام کا جن کے تعاون سے اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی نے دعا کرائی اور اجلاس برخاست ہوا۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی)

کیرالہ (جنوبی ہند) کے معززین کو تبلیغ اسلام

ترجمہ قرآن پاک و دیگر اسلامی کتب کی پیشکش

کالیکٹ (کیرالہ) میونسپل کونسل کے زیر اہتمام حسب دستور اس سال بھی ایک تعلیمی و صنعتی نمائش کا افتتاح مورخہ ۸ اپریل ۶۲ء کو کیا گیا۔ اس نمائش میں ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے صنعتکاروں نے اپنے اپنے سٹال کھڑے ہوئے تھے۔ اور ہر روز ہزاروں کی تعداد میں شائقین اس نمائش کو دیکھنے کے لئے آتے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کالیکٹ نے بھی اپنا ایک خوبصورت اور جاذب نظر سٹال کھولا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی مختلف کتابیں جو کہ مختلف زبانوں میں شائع ہوئی تھیں۔ فروخت کے لئے رکھی گئیں اور اس سٹال کا نام Book Centre Ahmadiyya International رکھا گیا اور مختلف تصاویر اور تبلیغی چارٹوں سے اس کو مزین کیا گیا۔ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ آکر کتابیں خریدتے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں استفسار کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سٹال تبلیغ اسلام کے لئے نہایت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس نمائش کا افتتاح کرنے والے آنریبل جسٹس ٹی۔ سی۔ جوزف افتتاحی تقریب کے بعد ہمارے سٹال میں تشریف لائے۔ اس وقت محترم مولانا عبداللہ صاحب فاضل مبلغ کیرالہ نے ان کی خدمت میں قرآن کریم کا ترجمہ اور دیگر احمدیہ کتب پیش کیں جنہیں انہوں نے بخوشی قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ کیرالہ کے وزیر صنعت کے۔ اے۔ دامودر مینن جب ہمارے سٹال میں تشریف لائے تو ان کی خدمت میں بھی اسلامی اصول کی فلاسفی اور Where Did Jesus Die اور ملایالم تراجم اور دیگر کتب پیش کی گئیں۔ اسی طرح کیرالہ کے کثیر الاشاعت اخبار ماترو بھومی کے چیف ایڈیٹر کے۔ پی۔ کیشو مینن اور ڈسٹرکٹ جج مسٹر ی۔ کے۔ دشوم بھرن اور دیگر معزز حضرات بھی سٹال میں تشریف لائے۔ ان کی خدمت میں بھی اسلامی کتب پیش کی گئیں۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا۔ دعا ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] نتائج [illegible] (مولوی محمد ابو الوفا [illegible])

جماعت احمدیہ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) کے سالانہ جلسہ کی مختصر روئداد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ چٹاگانگ مشرقی پاکستان کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۱ اور ۲۲ اپریل کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے منعقد ہوا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ایک روز جماعت نے اپنا پبلک جلسہ کیا۔ شہر کے وسط میں ایک بڑا ہال کرایہ پر لیا گیا تھا۔ جس میں تقریباً ایک ہزار آدمیوں کی گنجائش تھی۔ جلسہ سے ایک روز قبل خدام نے تقریباً ایک ہزار دعوت نامے کالج کے پروفیسروں ہیڈ ماسٹروں ٹیچروں اور سرکاری دفاتر کے اعلیٰ افسروں میں تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ شہر کے ممتاز لوگوں اور تاجروں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ شہر کی اکثر دوکانوں اور عوام میں بھی اشتہارات بانٹے گئے۔ مقامی بنگلہ اور انگریزی اخبارات میں بھی جلسہ کی خبر شائع کرائی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ لوگ جوق در جوق آئے۔ یہاں تک کہ ہال کھچا کھچ بھر گیا بعض لوگ کھڑے ہو کر بھی جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تھی آپ کی تقریر کا موضوع "یورپ میں اسلام" تھا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن نے ایک عالمانہ تقریر "اسلام کامل اور زندہ مذہب ہے" کے موضوع پر کی۔ جلسہ کی کارروائی تقریباً اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی۔ شمس صاحب کی تقریر کے بعد بعض غیر احمدی دوستوں نے سوالات بھی کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ دوسرے روز مقامی اخبارات نے بھی جلسہ کی مختصر کارروائی شائع کی۔

دوسرے دن کا جلسہ مسجد احمدیہ چوک بازار میں منعقد ہوا جو شام کے چار بجے سے لے کر رات کے نو بجے تک جاری رہا۔ اس دن بھی بہت سے غیر احمدی دوست جو اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے تشریف لائے اور سوالات بھی کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات بھی دئے گئے۔ بعض غیر احمدی دوست جماعت کا لٹریچر خرید کر مطالعہ کے لئے لے گئے۔ اس جلسہ میں مولانا اعجاز احمد صاحب مولوی فاروق احمد صاحب اور مولوی حسیم اللہ صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے بھی جو اپنے خرچ پر مشرقی پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ سامعین سے خطاب کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔ جس کا سامعین پر نہایت اچھا اثر رہا۔ —— اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس روز بھی ہمارا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

(مصلح الدین بنگالی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ چٹاگانگ مشرقی پاکستان)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا کرنیوالے مخلصین

فہرست نمبر ۶۱

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۲۴۴ - محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں عبدالرحمٰن صاحب گھگڑی ساز جھنگ صدر ...— ۱۵۰

۳۴۴ - مکرم میاں خیرالدین صاحب رتن باغ لاہور ...— ۱۵۰

۴۴۴ - مکرم میاں عبدالصادق صاحب ڈھوک جمعہ ضلع جہلم ...— ۱۵۰

۵۴۴ - مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب رحیم آباد ضلع نوابشاہ (سندھ) ...— ۱۵۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دُعا

۱ - میرے والد سردار مصباح الدین صاحب کو پانچ روز سے بندش پیشاب کی سخت تکلیف ہے نیز میرے چچا سراج الدین صاحب کا بھی بندش کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت ہر دو کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(سردار عبدالقادر چنیوٹ)

۲ - مکرم مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے آنکھ کے اپریشن کے سلسلہ میں نشتر میڈیکل کالج ملتان میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان

دفتر دوم کے مجاہدین کیلئے لمحۂ فکریہ!

دفتر دوم کے مجاہدین باوجود تعداد میں زیادہ ہونے کے دفتر اول کے مجاہدین کی مالی قربانیوں کی برابری نہیں کر سکے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ سبقت بالخیرات کی خوبی جس قدر دفتر اول کے مجاہدین میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ دفتر دوم کے مجاہدین اس سے کما حقہ متصف نہیں۔ اسی لئے دفتر دوم وصولی میں بھی پیچھے ہے اور قربانی کے معیار پر کبھی پورا نہیں اترتا۔ ذیل میں چند مثالیں دفتر اول کے مجاہدین کی پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ نوجوانوں کی غیرت دینی جوش میں آئے اور وہ بھی اپنے اندر سبقت بالخیرات کی خوبی پیدا کر کے دین کے لئے بہتر سے بہتر وجود بن سکیں۔

۱ - مجھے حال ہی میں پانچ جماعتوں میں وعدہ جات میں اضافے کی تحریک کرنے کا موقع ملا ہے۔ ان جماعتوں میں جن مجاہدین نے فاستبقوا الخیرات کا نمونہ دکھایا۔ وہ دفتر اول کے مجاہدین ہی تھے۔ جس کی رپورٹ الگ طور پر شائع ہو چکی ہے۔

۲ - ایک روز بارش ہو رہی تھی کہ ایک معمر بزرگ بصد تکلیف دفتر ہذا میں پہنچے اور پوچھنے پر فرمایا "مجھے آپ کی چٹھی یہاں لائی ہے" یہ چٹھی عام نوعیت کی یاد دہانی تھی لیکن سبقت بالخیرات کا جذبہ آنمکرم کو افتاں و خیزاں دفتر میں لے آیا تاکہ وہ اپنا چندہ ادا کر سکیں —— یہ صاحب حکیم محمد عمر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ جن کے متعلق اکثر اصحاب کو علم ہے کہ ان کا کوئی روزگار وغیرہ نہیں اور وہ بوہ میں درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس قسم کی ایک دو نہیں سینکڑوں مثالیں دفتر اول میں پائی جاتی ہیں۔ اگر یہی جذبہ دفتر دوم کے مجاہدین میں بھی پیدا ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان تمام توقعات کو پورا کر دکھائیں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے وابستہ فرمائی ہوئی ہیں۔ اور جن کا پورا ہونا اشاعت اسلام کے لئے از بس ضروری ہے۔

بگو شیدائے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

چندہ جات تحریک جدید کی ترسیل میں تاخیر کے نقصانات

بعض جماعتوں کے حسابات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ تحریک جدید کے جمع شدہ چندہ جات کی رقوم دو دو تین تین ماہ بعد مرکز کے خزانہ میں داخل کروائی جاتی ہیں۔ یہ طریق تحریک جدید کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے اور نہ صرف سلسلہ کے لئے بلکہ متعلقہ عہدیداران کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں ہمارے مقدس امام نے قرآن مجید کی اس پرحکمت تعلیم یعنی "فاستبقوا الخیرات" کو جس قدر نمایاں طور پر اور تکرار کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اس پر عمل کرنے سے حسب ذیل انفرادی اور اجتماعی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۱ - سبقت بالخیرات کا عظیم الشان ثواب ملتا ہے یعنی رضاء الٰہی

۲ - بزرگان سلسلہ کی پاکیزہ دعائیں حاصل ہوتی ہیں۔

۳ - مشنوں میں جلد رقم پہنچنے کے باعث مبلغین کی تبلیغی مہم تیز سے تیز ہو جاتی ہے اس کے برعکس مرکز میں بے وقت رقم پہنچنے کے نتیجہ میں انتظار۔ پریشانی۔ انسپکٹران اور خط و کتابت کا بے جا خرچ۔ اور مبلغین کی مساعی میں تعطل ایسے نقصانات ہیں جو کسی مخلص احمدی کو گوارا نہ ہوں گے۔

پس امراء اور صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی سے تحریک جدید کے محاصل مرکزی خزانہ میں جمع کروانے کا انتظام فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار محمد اکبر فاقی اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ)

۳ - میری امی جان کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ دل کے دورے پڑتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کامل صحتیابی کے لئے دعا کریں۔ (شاہد حسین محمد آباد اسٹیٹ)

۴ - کچھ عرصہ سے میری کمر میں درد ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔

(خاکسار حکیم سعد اللہ خاں احمدی سچا سودا ضلع شیخوپورہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۳۳۔ میں چوہدری حیات محمد ولد چوہدری نبی بخش قوم جٹ کھگ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن بھوئیوال ڈاکخانہ نشتر قیور ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گذارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے رقبہ اراضی واقعہ بھوئیوال نہری چاہی بارانی ۱۵ ایکڑ ہے ضلع شیخوپورہ جس کی قیمت ۳۰۰۰۰ روپے تیس ہزار روپیہ ہے۔ ۲۔ رقبہ علی پور چک نمبر ۶ ضلع لاہور ۵ ایکڑ ۱۱ کنال ہیں کی قیمت ۱۱۰۰۰ روپے گیارہ ہزار رہائشی مکان پختہ جس کی قیمت ۲۰۰۰ روپے دو ہزار کل میزان ۴۳۰۰۰ روپے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف غلام رسول ولد چوہدری تیغ محمد صاحب موضع بھوئیوال ڈاکخانہ نشتر قیور ضلع شیخوپورہ ۱۸/۱/۶۲۔ العبد چوہدری حیات محمد ولد چوہدری نبی بخش ساکن بھوئیوال نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عمر الدین ولد محمد الدین صاحب مرحوم سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بھوئیوال ضلع شیخوپورہ ۱۸/۱/۶۲۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۱۸/۱/۶۲

نمبر ۱۶۴۳۴۔ میں سلیمہ بیگم بیوہ عبدالغنی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کلاس والہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں تین صد روپیہ نقد۔ زیور کوئی نہیں۔ حق مہر اپنے خاوند کو بوقت موت معاف کر چکی ہوں مہر ایک ہزار روپیہ تھا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سلیمہ بیگم ساکن کلاس والا حال وارد ربوہ محلہ دارالرحمت غربی۔ گواہ شد محمد ثناء اللہ زرگر دارالرحمت غربی۔ گواہ شد ناصر احمد زرگر دارالرحمت غربی ربوہ۔

نمبر ۱۶۴۳۵۔ میں عالم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب جراح قوم دھیر پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ مہر مبلغ ۳۲/۴/- روپے جو ابھی تک خاوند کے ذمہ ہے ۲۔ دو عدد طلائی انگوٹھیاں وزنی ایک تولہ قیمت مبلغ ۱۴۳/- Rs میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل بمد وصیت کروں تو اسکو وصیت کردہ جائیداد سے منہا کردہ جائیداد سے منہا کر دی جائیگی نیز میری وفات کے بعد جس قدر جائیداد مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا عالم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب جراح لاہور روڈ شیخوپورہ۔ گواہ شد عبدالشکور صاحب ابن چوہدری محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد پسر موصیہ رفیق احمد۔

نمبر ۱۶۴۳۶۔ میں رابعہ بصری بیوہ فضل محمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۷ء ساکن عالم گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جنوری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں تفصیل جائیداد (۱) غیر منقولہ پیدا کردہ خاوند موصیہ ایک گھماؤں اراضی زرعی واقعہ موضع عالم گڑھ تحصیل و ضلع گجرات میری ملکیت ہے جسکی قیمت اس وقت مبلغ ایک ہزار روپے ہے (۲) جائیداد منقولہ (۱) ڈنڈیاں طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی یک صد روپے ہے حق مہر خاوند سے وصول کرکے خرچ کر لیا جا چکا ہے جو مبلغ پانچ صد روپیہ ۵۰۰ تھا مندرجہ بالا جائیداد اور آمد اگر کوئی ہوگی اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اسکے علاوہ جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ العبد رابعہ بصری بیوہ فضل محمد خاں سکنہ عالم گڑھ ضلع گجرات نشان انگوٹھا ۸/۱/۶۲۔ گواہ شد مولوی غلام محمد ولد غلام رسول زعیم انصار اللہ سکنہ عالم گڑھ ضلع گجرات ۸/۱/۶۲۔ گواہ شد بقلم خود مولوی فضل احمد ولد احمد الدین۔

نمبر ۱۶۴۳۷۔ میں بسم اللہ بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲/T.D.A ڈاکخانہ ۲/T.D.A ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپے بذمہ خاوند ہیں اور زیور حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں ایک تولہ کانٹے ایک تولہ انگوٹھی ۶ ماشہ ہے ان کی موجودہ قیمت بازاری مندرجہ ذیل ہے۔ کل میزان ۵۹۷/۵۰ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

حق مہر بذمہ خاوند	۲۵۰/۰۰ روپے
ڈنڈیاں ایک تولہ	۱۳۹/۰۰ روپے
کانٹے ایک تولہ	۱۳۹/۰۰
انگوٹھی چھ ماشے	۶۹/۵۰
کل میزان	۵۹۷/۵۰

الامۃ بسم اللہ بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد خان صاحب کاٹھ گڑھی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۲/T.D.A تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا۔ گواہ شد ناصر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ ضلع سرگودہا

نمبر ۱۶۴۳۸۔ میں حافظ برکت علی ولد حیات محمد قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۴۲ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۵۷ء ساکن ربے چک ڈاکخانہ مراتی وال ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ چار صد تیس روپیہ صرف ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں مجھے ملازمت میں مبلغ اسی روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اسکی کمی بیشی کی اطلاع دفتر میں دیتا رہوں گا۔ اس ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں علاوہ ازیں میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری وفات پر جو بھی جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد حافظ برکت علی ولد حیات محمد گوجر حال جامعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ ۶/۱۲/۶۱ گواہ شد۔ مولوی نصیر احمد مربی ضلع سیالکوٹ ۶/۱۲/۶۱ گواہ شد راقم الحروف فیروز الدین پنشنر انسپکٹر تحریک جدید سیالکوٹ ۶/۱۲/۶۱۔

نمبر ۱۶۴۳۹۔ میں امۃ الحفیظ زوجہ راجہ ظہور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت ظہور احمد آرمی سگنل سنٹر نیپئر بیرکس کراچی نمبر ۴ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۶ صد روپے ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ (۱) ایک ٹکہ طلائی وزنی ایک تولہ (۲) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۸ ماشہ جملہ وزن ایک تولہ ۸ ماشہ قیمت ۲۰۰/- روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۵ فروری ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ امۃ الحفیظ گواہ شد محمد عبداللہ معرفت احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے

تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب

- بقیہ صفحہ اوّل -

کی نسبت غیر معمولی طور پر زیادہ رہی۔ امسال بفضلہ تعالیٰ ۳۹ مختلف مجالس کی طرف سے ۲۰۳ نمائندہ خدام نے شرکت کی اور دینی تعلیم و تربیت کا مقررہ کورس پورا کر کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی مقررہ کورس کے تحریری امتحان کا نتیجہ بفضلہ تعالیٰ ۹۴ فیصد رہا۔ مجموعی طور پر مبشر احمد صاحب مجوکہ ملتان اول رہے اور ربوہ کے رضی اللہ صاحب اور تنظیم احمد صاحب ملک نے علی الترتیب دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔

تقریری مقابلہ میں نصیر احمد صاحب ربوہ اور افتخار احمد صاحب راولپنڈی علی الترتیب اوّل اور دوم انعامات کے مستحق قرار دئے گئے اسی طرح تلاوت قرآن مجید کے مقابلہ میں اوّل اور دوم انعام کا مستحق علی الترتیب رضی اللہ صاحب ربوہ اور افتخار احمد صاحب راولپنڈی کو قرار دیا گیا۔ علاوہ ازیں علیحدہ علیحدہ مضمونوں میں بھی اول آنے والوں اچھے کھیل کا مظاہرہ کرنیوالوں اور انتظامی امور میں بہترین تعاون کرنیوالوں کو بھی انعامات کا مستحق گردانا گیا جس میں ربوہ کے علاوہ ملتان، لاہور، سیالکوٹ، حیدرآباد گوجرہ، گھسیٹ پورا اور جہلم وغیرہ مجالس کے خدام پیش پیش رہے۔

اختتامی تقریب

تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب ۱۸ر مئی کو صبح ۸ بجے ناشتہ کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر صدارت جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں کلاس کے جملہ طلبہ اور اساتذہ کے علاوہ محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مرکزی منتظمین نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو ربوہ کے رضی اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مہتمم تعلیم نے جو کلاس کے انچارج تھے کلاس کے کوائف اور انتظامی امور پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی ازاں بعد آپ کی درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے امتحان اور مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام میں اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم فرمائے۔ نیز پاس ہونے والے جملہ خدام کو سندات بھی دی گئیں۔ آخر میں آپ نے خدام سے خطاب فرما کر انہیں بہت بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا آپ نے خدمت دین کی خاطر زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ ابھی سے اس امر کو اپنا مطمح نظر بنائیں کہ انہوں نے ہر حال دین کی خدمت کرنی ہے اور وہ خدمت یہی ہے کہ وہ خود دین سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ خود دین پر عمل کریں اور دوسروں کو اس پر عمل کرائیں آپ نے فرمایا یہ کلاس دینی نقطہ نگاہ سے کامیاب زندگی گزارنے کی تڑپ پیدا کرنے والے ایک ننھے سے بیج کی حیثیت رکھتی ہے اب اس بیج کی آبیاری کرنا اور اسے ایک ثمر دار پودا بنانا آپ کا کام ہے۔ زندگی کے اصل مقصد کے حصول کا یہ ایک آغاز ہے جس کو ایک شاندار انجام تک پہنچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ زندگی کا اصل مقصد خدمتِ دین کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اگر یہ سچ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور بہترین شریعت ہے، اگر یہ سچ ہے کہ اسلام ہی خدا کا پسندیدہ اور بہترین دین ہے، اگر یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی سب انبیاء سے افضل ہیں اور آپ کی حقیقی اتباع ہی خدا تعالیٰ کی محبت کو پانے کا واحد ذریعہ ہے تو پھر اس میں کوئی شک یا شبہ کی گنجائش نہیں کہ اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا اور اسکی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا ہی انسانی زندگی کا بہترین موقف اور مطمح نظر ہے اور یہی وہ زادِ راہ ہے جو دونوں جہانوں میں ہمارے کام آسکتا ہے۔ پس خدام کو میری نصیحت یہی ہے کہ وہ ابھی سے ارادہ کر لیں کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں دین کی خدمت کریں گے اور صحیح معنوں میں دین کے سپاہی بنیں گے اور اس طرح دنیا میں دین کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں گے عزم اور ارادہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کی راہ میں نوجوانی کیا بچپن بھی روک نہیں بن سکتا ایک بچہ بھی اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو اپنے دل میں خدمتِ دین کا پختہ عزم کر سکتا ہے اور اس عزم کے پورا ہونے کی خدا تعالیٰ سے توفیق مانگ سکتا ہے پس آپ لوگ اس بات کا پختہ عزم کر لیں کہ آپ بہر حال دین کے خادم بنیں گے اور دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کریں گے۔ آپ کا اپنا بھلا بھی اسی میں ہے اور یقین جانئے کہ باقی دنیا کا بھلا بھی اسی میں ہے۔

اس قیمتی اور پُر اثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں کلاس میں شریک جملہ طلباء نے محترم سید داؤد احمد صاحب سے مصافحہ کیا اور آپ نے انہیں دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

یورپ کے احمدیہ مشنوں میں عید الاضحی کی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

سوئٹزرلینڈ کے نومسلم احمدی احباب کے علاوہ ترکی سوڈان، سعودی عرب، الجیریا، مراکش اور تونس کے مسلم احباب نے نماز عید میں شرکت کی۔ ایک خاندان کے افراد عید کی تقریب میں شرکت کی غرض سے لگسمبرگ سے چل کر یہاں آئے۔ نماز عید کے بعد جملہ مہمانوں کی تواضع کی گئی۔"

لندن (انگلستان)

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب نائب امام مسجد لندن اپنے تار میں اطلاع دیتے ہیں:-

"مسجد فضل لندن میں عید الاضحی کی تقریب ۱۵ر مئی ۱۹۶۷ء کو اہتمام سے منائی گئی اس تقریب میں قریباً آٹھ سو افراد نے شرکت کی۔ نماز عید مکرم چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد لندن نے پڑھائی اور قربانی کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ بعد میں جملہ مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ایک تبلیغی نمائش بھی منعقد کی گئی جس میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں کو تصاویر کے ذریعہ پیش کیا گیا"+

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

مجلس فلسفہ و نفسیات کا اجلاس ملتوی
لیکچر نہیں ہوگا

پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ مجلس فلسفہ و نفسیات تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ر مئی بروز اتوار صبح نو بجے پروفیسر سید کرامت حسین صاحب جعفری پرنسپل گورنمنٹ کالج لائلپور "شخصیت کا ارتقاء" کے موضوع پر لیکچر دیں گے لیکن محترم پروفیسر صاحب کی مصروفیت کی وجہ سے مجلس فلسفہ کا یہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں کہ اب ۲۰ر مئی کو یہ لیکچر نہیں ہو رہا۔ (سیکرٹری مجلس فلسفہ و نفسیات)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ شریفاں بی بی اہلیہ لطف الرحمٰن صاحب کارکن ٹی آئی کالج ربوہ مورخہ ۱۸ر مئی ۶۲ء بوقت ۱۰ بجے صبح بعمر ۲۶/۲۷ سال اچانک وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں اپنی یادگار تین بچے (ایک لڑکا دو لڑکیاں) چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کا جنازہ نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
(نذیر احمد دارالیمن ربوہ)

مچھر کو بھگا کر مزے سے سوئیے

"ہیتوماسکیٹو آئیل" کے چند قطرے جسم کے ننگے حصوں پر لگا کر سو جائیے مچھر رات بھر قریب نہ پھٹکے گا۔ ملیریا کی تکلیف سے بچنے کیلئے ہمیش[illegible] ال کیجئے۔
قیم[illegible] یشی ۱/۲۵

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

زچیری

پیچش کی ایک نہایت کامیاب دواء
جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
تیار کردہ:- شفا ہومیو لیبارٹریز ربوہ

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام

بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مُفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ر ۶۰
بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن، باٹسنٹ، زراعتی کالج،
ٹنڈو جام۔ ضلع حیدر آباد۔ (سندھ)

ہمدرد لنسوال (حبوب اٹھرا) مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دواء مکمل کورس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ